بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ۔ (النحل: ۱۲۵)

ترجمہ: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔

۱۰۷/ واں سالانہ

عرس رضوی قادری

طلبا و طالبات ازہری آن لائن درس نظامی

(عالمیت فضیلت افتاء مبلغہ) کورس کا

علمی فکری و دعوتی ترجمان

ماہنامہ

المختار والی میگزین

جلد: ۲ شمارہ: ۲

اگست ۲۰۲۵ء

صفر المظفر ۱۴۴۷ھ





زیر سرپرستی

مخزن علم و حکمت معمار ملت
خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ

مفتی محمد مختار عالم رضوی صاحب

صدر مجلس علمائے اسلام مغربی بنگال و ناظم اعلی مدرسہ سلیمیہ فیض الاسلام و جامعہ سلیمیہ انوار تاج الشریعہ للبنات، کمرہٹی کولکاتا

زیر نگرانی

محمد تنویر المصطفی رضوی و **محمد ریحان المصطفی رضوی**

مدیر

محمد توقیر المصطفی رضوی ازہری (فاضل جامعہ ازہر قاہرہ مصر)

بہ غرض اصلاح اور طلبا و طالبات ازہری آن لائن درس نظامی کورس کے لیے دعاؤں کی
گزارشات کے ساتھ علمی احباب کے ذوق مطالعہ کی نذر ہے

ازہری آن لائن درس نظامی کورس
Azhari Online Dars-E-Nizami Course
RAZA ACADEMY KOLKATA

ماہنامہ

المختار

وال میگزین

مدیر

محمد توقیر المصطفیٰ رضوی ازہری

(فاضل جامعۃ ازہر قاہرہ مصر)

9681746810

جلد نمبر: ۲، شمارہ نمبر: ۲، اگست ۲۰۲۵ء

قیمت: آپ کا مطالعہ اور تبصرہ

کمپوٹر کمپوزنگ: اختر حسین برکاتی

مشمولات

معاونین

فون نمبر:

9681746810

اس رسالہ میں تمام مضامین طلبا و طالبات نے مرتب کیے ہیں۔ بہ غرض اصلاح آپ کو اس رسالے میں کیا اچھا لگا اور کیا نہیں؟ مکمل تبصرہ کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کیجیے گا۔ ہمیں آپ کے تاثرات اور قیمتی رائے کا انتظار رہے گا جسے ہم آئندہ شمارے میں شائع بھی کریں گے۔ ان شاء اللہ

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری علمی و دینی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ حبیبہ الکریم

9681746810

بہ غرض اصلاح اور طلبا و طالبات ازہری آن لائن درس نظامی کورس کے لئے دعاؤں کی گزارشات کے ساتھ علمی احباب کے ذوقِ مطالعہ کی نذر ہے

اداریہ

محمد توقیر المصطفیٰ رضوی ازہری
(فاضل جامعہ ازہر قاہرہ مصر)

الحمدللہ ثم الحمدللہ!

ہم ایک بار پھر آپ کی خدمت میں ماہنامہ المختار وال میگزین کا تازہ شمارہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

یہ مہینہ کئی اعتبار سے بڑی روحانی اور تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ اس مہینے میں جہاں حضور سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات کی یاد میں 107 واں عرسِ مبارک پوری عقیدت و احترام کے ساتھ منایا جا رہا ہے، وہیں مسلکِ اعلیٰ حضرت سے وابستگی کی تجدید عہد بھی دلی جوش وخروش سے کی جا رہی ہے۔

مسلک اعلیٰ حضرت ایسا مسلک ہے جس میں دل کی وسعت، عشقِ رسول ﷺ، ادبِ مصطفی ﷺ، ناموسِ صحابہ و اہلِ بیت رضی اللہ عنہم اور تحفظِ دین کی غیرت سب کچھ جمع ہیں۔ آج جب ہم 107 ویں عرس مبارک پر اُن کے علوم و فیوض کا چرچا کر رہے ہیں، تو ہمارا فرض ہے کہ نہ صرف زبان سے عقیدت کا اظہار کریں بلکہ اپنے عمل سے بھی سچائی، دیانت اور خلوص کو اپنائیں۔

107 واں عرسِ اعلیٰ حضرت ہمیں یاد دلاتا ہے کہ علم اور عشقِ رسول ﷺ کو ساتھ لے کر چلنا ہی اصل دین داری ہے۔ یہی تعلیمات آج بھی دینی اداروں، خانقاہوں، مدارس اور آن لائن اداروں کے ذریعے آگے بڑھ رہی ہیں۔

اسی مناسبت سے المختار وال میگزین کی یہ کوشش رہی ہے کہ اپنے قارئین کے دلوں تک نہ صرف علمی مضامین پہنچائیں بلکہ اُن کے ایمان وعقیدت کو بھی تازہ کریں۔

ہم سب پر لازم ہے کہ عرسِ اعلیٰ حضرت کے موقع پر اپنے گھروں، مدارس اور اداروں میں ذکرِ امام احمد رضا اور اُن کی تعلیمات کو زندہ رکھیں؛ تاکہ نئی نسل تک مسلکِ اعلیٰ حضرت کا اصل پیغام پہنچ سکے۔

اس ماہ کی ایک اور اہم اور تاریخی تاریخ 15 اگست ہے، جب ہمارا پیارا وطن ہندوستان آزاد ہوا۔ یومِ آزادی ہم سب کے لیے شکر، فکر اور عملی ذمہ داری کا دن ہے۔

شکر اس نعمتِ آزادی پر، فکر اس بات کی کہ ہم نے آج تک اپنے ملک کو کیا دیا، اور ذمہ داری یہ کہ ہم امن، بھائی چارے، محبت اور علم کو فروغ دیں۔

آزادی کا تحفظ صرف قانون اور فوج کی ذمہ داری نہیں، بلکہ ہر قلم کار، ہر مدرس، ہر طالبِ علم اور ہر شہری کی بھی ذمہ داری ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس یومِ آزادی پر یہ عہد کریں کہ ہم نفرت کے بجائے محبت کے پیغام کو آگے بڑھائیں گے اور اپنے وطن کی تعمیر وترقی میں بھرپور کردار ادا کریں گے۔

آخر میں ایک خوشخبری اور اعلان جو ہمارے کئی طلبہ و

طالبات کی بار بار کی ڈیمانڈ پر کیا جا رہا ہے: درسِ نظامی کے New Batch کے لیے داخلے شروع ہو چکے ہیں (صرف سال اول)

الحمدللہ اس مرتبہ ریکارڈیڈ کلاس کی سہولت کے ساتھ داخلہ لیا جا رہا ہے تاکہ طلبہ و طالبات فارغ وقت میں بھی علم دین حاصل کرسکیں۔

یاد رکھیں کہ داخلے کی آخری تاریخ 5 اگست ہے۔

داخلے کے بعد کلاسز کا باقاعدہ آغاز ہوگا اور درس نظامی کے پہلے سال کے طلبہ و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں گے۔

آپ سب سے درخواست ہے کہ اس اعلان کو زیادہ سے زیادہ شیئر کریں تاکہ جو لوگ دینی تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں، وہ اس بار شامل ہوسکیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اپنے محبوب ﷺ کی محبت اور اولیائے کرام خصوصاً اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

محمد توقیر المصطفیٰ رضوی ازہری

(فاضل جامعہ ازہر قاہرہ مصر)



شان امام احمد رضا خان

مولانا محمد مصور رضا علمی (الصف فضیلت) بہار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تونے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا
دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا

وِلادت باسعادت:۔

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولی نعمت، عظیمُ البَرَکت، عَظِیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت، حامیِ سُنّت، ماحِیِ بدعت، عَالِمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، الحاج الشاہ امام احمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرضوان کی ولادت باسعادت بریلی شریف کے مَحَلّہ جَسولی میں ۱۰ شوّالُ المُکَرَّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظہر مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ کو ہوئی۔سن پیدائش کے اِعتبار سے آپ کا تاریخی نام اَلمُختار (۱۲۷۲ھ) آپ کا نامِ مبارک محمد ہے، اورآپ کے دادا نے احمد رضا کہہ کر پکارا اوراسی نام سے آپ مشہور ہوئے۔

القابات:۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیشمار القابات ہیں، جن میں سے آپ کا مشہور ترین لقب ”اعلیٰ حضرت“ ہے۔مولانا بدر الدین احمد قادری صاحب ”سوانح امام احمد رضا“ میں ”اعلیٰ حضرت“ کے اس لقب کی وجہِ تسمیہ کچھ یوں بیان کرتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت:۔خاندان کے لوگ امتیاز وتعارف کے طور پر اپنی بول چال میں اُنھیں ”اعلیٰ حضرت“ کہتے تھے۔ معارف و کمالات اور فضائل و مکارم میں اپنے معاصرین کے درمیان برتری کے لحاظ سے یہ لفظ اپنے ممدوح کی شخصیت پر اس طرح منطبق ہوگیا کہ آج ملک کے عوام وخواص ہی نہیں بلکہ ساری دُنیا کی زبانوں پر چڑھ گیا۔اوراب قبول عام کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ کیا موافق کیا مخالف کسی حلقے میں بھی، اعلیٰ حضرت کہے بغیر شخصیت کی تعبیر ہی مکمل نہیں ہوتی۔(سوانح امام احمد رضا از علامہ بدرالدین قادری مطبوعہ سکھر ص 8)

دیگر القابات:۔مزید علمائے اہلِ سنت آپ کو بے شمار القابات سے یاد کرتے ہیں مثلاً۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اعلیٰ حضرت۔عظیم البرکت۔عظیم المرتبت۔امام اہلسنت۔مجدّدِ دین وملت۔پروانۂ شمعِ رِسالت۔عالمِ شریعت۔واقفِ اَسرارِ حقیقت۔پیرِ طریقت۔رہبرِ شریعت۔مخزنِ علم وحکمت۔پیکرِ رُشد و ہدایت۔عارفِ شریعت وطریقت۔غواصِ بحرِ حقیقت ومعرفت۔تاجدارِ ولایت۔شیخ الا سلام والمسلمین۔حُجۃ اللہ فی الارضین۔تاج الفحول الکاملین۔ضیاء الملۃ والدّین۔وارثُ الانبیاء والمرسلین۔سراج ُالفقہا و المحدّثین۔زبدۃ العارفین والسالکین۔آیتُ من آیت اللہ ربّ العالمین۔معجزۃٌ من معجزات رحمتہ للعالمین۔تاج المحققین۔سراج المدققین۔حامی السنن۔۔ماحی الفتن۔بقیۃ السلف۔حجۃ الخلف۔مجددِ اعظم۔

علمائے حجاز کی طرف سے القابات:۔

علمائے حجاز نے آپ کو ان القابات سے یاد فرمایا ہے:۔

معرفت کا آفتاب۔فضائل کا سَمندر۔بلند ستارہ۔دریائے ذخار۔بحر ناپید کنار۔یکتائے زمانہ، دین اِسلام کی سعادت۔دائرہ ءعلوم کا مرکز۔سحبان فصیح اللسان۔یکتائے روز گار۔اور علامہ اسمعیل خلیل المکی نے تو یہاں تک فرمادیا: ''اگر اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے تو بلا شبہ حق و صحیح ہے'' اہلسنت والجماعت کے مشائخ عظام اور علمائے کرام مانتے ہیں چودہ صدی کے مجدد کوئی اور نہیں۔بلکہ نقی علی خان کا بیٹا امام احمد رضا خاں بریلوی ہیں،

عشق رسول:۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان عشق مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا سرتا پا نمونہ تھے، آپ علیہ الرحمۃ والرضوان کا نعتیہ دیوان" حدائق بخشش شریف اس امر کا شاہد ہے۔آپ علیہ الرحمۃ والرضوان کی نوک قلم بلکہ گہرائی قلب سے نکلا ہوا ہر مصرعہ مصطفے جان رحمت صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم سے آپ علیہ الرحمۃ والرضوان کی بے پایاں عقیدت و محبت کی شہادت دیتا ہے۔آپ علیہ الرحمۃ والرضوان نے کبھی کسی دنیوی تاجدار کی خوشامد کے لئے قصیدہ نہیں لکھا اس لے کہ آپ علیہ الرحمۃ والرضوان نے حضور تاجدار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و غلامی کو دل و جان سے قبول کرلیا تھا اور مرتبۂ کمال کو پہنچے ہوئے تھے اس کا اظہار آپ علیہ الرحمۃ والرضوان نے ایک شعر میں اس طرح فرمایا۔

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا۔

حکام کی خوشامد سے اجتناب:۔

ایک مرتبہ ریاست نان پارہ (ضلع بہرائچ یوپی ہند کے نواب کی مدح (یعنی تعریف) میں شعرا نے قصائد لکھے۔کچھ لوگوں نے آپ علیہ الرحمۃ والرضوان سے بھی گزارش کی کہ حضرت آپ بھی نواب صاحب کی مدح میں کوئی قصیدہ لکھ دیں۔آپ علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس کے جواب میں ایک نعت شریف لکھی جس کا مطلع یہ ہے۔

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

میرے آقا محبوب رب ذوالجلال صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا حسن و جمال درجۂ کمال تک پہنچتا ہے یعنی ہر طرح سے کامل و مکمل ہے اس میں کوئی خامی ہونا تو دور کی بات ہے، خامی کا تصور تک نہیں ہوسکتا، ہر پھول کی شاخ میں کانٹے ہوتے ہیں مگر گلشن آمنہ کا ایک یہی مہکتا پھول ایسا ہے جو کانٹوں سے پاک ہے، ہر شمع میں یہ عیب ہوتا ہے کہ وہ دھواں چھوڑتی ہے مگر آپ بزم رسالت کی ایسی روشن شمع ہیں کہ دھوئیں یعنی ہر طرح کے عیب سے پاک ہیں۔

اور مقطع میں نان پارہ کی بندش کتنے لطیف اشارے میں ادا کرتے ہیں:۔

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارہ ناں نہیں

میں اہل دولت وثروت کی مدح سرائی یعنی تعریف وتوصیف کیوں کروں! میں تو اپنے آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے در کا فقیر ہوں۔میرا دین پارہ نان نہیں۔ نان" کا معنی روٹی اور پارہ یعنی ٹکڑا۔مطلب یہ کہ میرا دین" روٹی کا ٹکڑا نہیں ہے کہ جس کے لیے مالداروں کی خوشامدیں کرتا پھروں۔

وصال:۔

وصال اعلیحضرت علیہ الرحمہ نے اپنے وصال سے تقریباً پانچ ماہ قبل کوہ بھوالی پر ۳ رمضان المبارک ۱۳۳۹ھ کو اپنے وصال کی تاریخ اس آیت کریمہ سے نکالی! "وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ۔ یعنی خدام چاندی کے برتن اور آبخورے لیکر (جنت میں) ان کے گرد گھوم رہے ہیں" اور پھر اپنا مشن پورا کرکے ۲۵ صفر المظفر (۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱) بروز جمعۃ المبارک کو ۲ بجکر ۳۸ منٹ پر، عین اذان جمعہ کے وقت حی علی الفلاح کا نغمہ جانفزا سن کر داعی اجل کو لبیک کہا۔

عرس رضوی:۔

جو کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض و برکات کو حاصل کرنے اور ان کی تعلیمات کو عام کرنے کا ایک عظیم موقع ہوتا ہے، ہر سال نہایت ہی عقیدت و احترام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔اس سال 2025 کا عرس رضوی بھی روایتی جوش وخروش کے ساتھ منعقد ہونے جا رہا ہے،لیکن اس تقریب میں چند ایسے اہم اور ضروری مسائل پر خاموشی اختیار نہیں ہونی چاہیے جو کہ آج کے دور میں مسلمانوں کے لیے نہایت ہی اہم اور حساس ہیں۔

مفتی قمر غنی عثمانی کی رہائی کے لئے آواز اٹھنی چاہیے؟

سب سے پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عرس رضوی کے مختلف اسٹیجوں سے مشہور بریلوی خطیب مفتی قمر غنی عثمانی کی رہائی کے لیے کوئی آواز کیوں نہیں اٹھانی چاہیے؟ مفتی قمر غنی عثمانی، جو کہ بریلوی تحریک کے ایک اہم نمائندہ ہیں، ان کی گرفتاری پر مسلم عوام میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے۔لیکن افسوس کہ اس عرس کے موقع پر اس سنگین مسئلے پر کسی نے بھی لب کشائی نہیں کی۔اس خاموشی کی وجہ سمجھ سے بالا تر ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ ایسے مواقع پر، جب لاکھوں افراد کا اجتماع ہوتا ہے، ایسے مسائل کو اجاگر کرنا مروری ہوتا ہے تاکہ ملت کے مسائل کا حل تلاش کیا جاسکے۔

حکومت ہند سے مطالبہ؟

اگر کوئی بھی مسلمانوں کی شان میں یا پھر مسلمانوں کی توحید پر یا پھر میرے اقا و مولا کی شان میں اگر کوئی بھی گستاخیاں کرتا ہے تو خدا کی قسم ہم چپ نہیں رہیں گے کیونکہ ہم وہ ہیں کہ جس دور میں 313 تھے تو لرزتا تھا زمانہ اور اب بہت ہیں اسی لیئے سب کے لیے برابر انصاف کیا جائے قانون سب کے لئے برابر ہے اگر کوئی مسلمانوں کی شان میں یا پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتا ہے تو فورا گرفتار کیا جائے فورا اریسٹ کیا جائے اگر نہیں کریں گے تو خدا کی قسم ہم

بھی چپ نہیں رہیں گے کیونکہ نہ ہم جان کی پرواہ کریں گے نہ ہم دولت کی پرواہ کریں گے نہ ہم رشتہ دار کی پرواہ کریں گے نہ ہم شہرت کی پرواہ کریں گے نہ ہم عزت کی پرواہ کریں گے نہ ہم اپنے جسم کی پرواہ کریں گے اگر کوئی بھی نبی کی شان میں گستاخیاں کرتا ہے تو خدا کی قسم ہم کسی بھی چیز کی پرواہ نہیں کریں گے اسی لیے ہم کہتے ہیں،

غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے
یہ سر کٹ جائے یا رہ جائے کچھ پرواہ نہیں کرتے

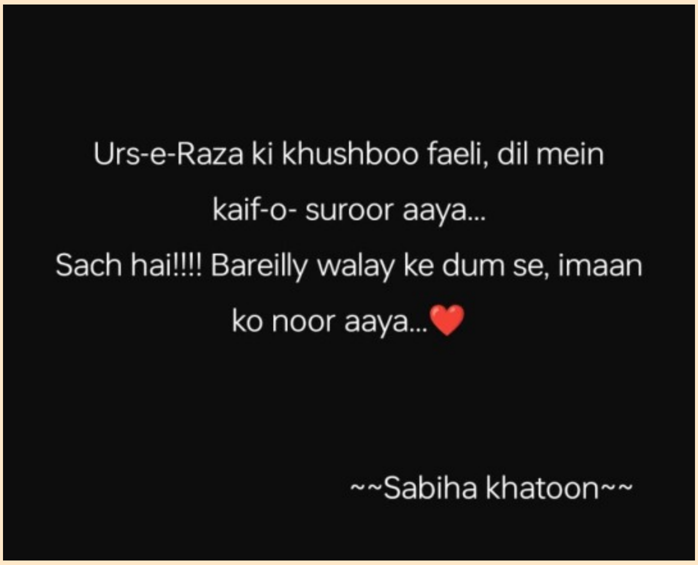
اور امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ہمیں عشق کا درس دیا اور ہمارے دلوں میں عشق رسول ڈال دیا اسلئے ہم جھوم کر پڑھتے ہیں کسی اور کا ترانہ نہیں ہے بلکہ ایک عاشق رسول کا ترانہ ہے اور سنی جھوم کر پڑھتا ہے،

ڈال دی قلب میں عظمت مصطفیٰ
سیدی اعلیٰحضرت پہ لاکھوں سلام

آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم :۔

از۔ مولانا محمد مصور رضا علیمی غفرلہ
(الصف۔ فضیلت) السکونت۔ بائسی پورنیہ بہار

عرس اعلیٰ حضرت مبارک





صبیحہ خاتون (سال چہارم)

درود شریف کی فضیلت

لیلیٰ کنیز فاطمہ قادری جھارکھنڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان مصطفیٰ ﷺ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہے اور دس برائیاں مٹائی جاتی ہیں۔(صلوعلی الحبیب ﷺ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ درود شریف مجھ تک پہنچتا ہیں۔

ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو وظیفہ بتلائیے آپ ﷺ نے فرمایا درود پڑھا کرو اس کے بعد عرض کیا۔کیا پڑھوں آپ ﷺ نے فرمایا درود پڑھا کرو۔پھر عرض کیا اس کے بعد کیا پڑھوں۔آپ ﷺ نے فرمایا درود شریف پڑھا کرو۔حاصل یہ ہے کہ جو بھی وقت ملے درود شریف پڑھنا زیادہ برکت ہے چونکہ درود شریف میں حضور نبی کریم ﷺ کا محبت پیدا ہوتی ہے دل کو فرحت ہوتی ہے، حضور انور ﷺ کی محبت سے ایمان کامل حاصل ہوتا ہے نجات ملتی ہے، رنج دور ہوتے ہیں مصیبت جاتی ہے، حاجت پوری ہوتی ہے، رب رسول کا قرب حاصل ہوگا، اور سب سے بڑی تحفہ حضور کی دیدار نصیب ہوگی۔انوار احمدی میں لکھا ہے کہ جو شخص رسول مقبول ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہے مرنے سے پہلے اپنا مقام جنت میں دیکھ لیتا ہے اور روز قیامت وہ عرش کے سایہ میں رہے گا۔جو شخص درود شریف پڑھتا ہے سیدھا عرش معلی تک جاتا ہے کہیں تھمتا نہیں جن فرشتوں کے پاس سے گزرتا ہے۔وہ سب اس کے لئے مغفرت مانگتے ہیں پھر وہ درود شریف حضور کے پاس پہنچایا جاتا ہے۔جو شخص درود شریف پڑھتا ہے جب تک فرشتے اس کی مغفرت کی دعا مانگتے رہتے ہیں زیادہ پڑھے یا کم۔حضور انور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی نے کئی فرشتے پیدا کئے ہیں جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے اس کا سلام مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔

اور درود شریف ایک ایسی دعا ہے جو کبھی رد نہیں ہوتی کیونکہ یہ ایک ایسا کام ہے جو اللہ عزوجل کی مخلوق بھی کرتی اور خود رب کائنات بھی اپنے محبوب پر درود بھیجتا ہے۔اور فرشتوں کو بھی اور تمام ایمان والوں کو اپنے محبوب پر درود بھیجنے کا حکم دیتا ہے۔

اور حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میرا نام سنے اور مجھ پر درود نہ پڑھے وہ ایماندار کے لئے کیا بخیلی سے کم ہے۔اس لئے اپنے زندگی میں درود پاک کو لازمی رکھے اور جس سے ہو سکے روزانہ ۱۲۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھا کرے تاکہ کثیر درود پڑھنے والوں میں آپکا بھی نام ہو۔یا کم از کم ۳۱۳ بار ضرور پڑھا کرے۔جو روزانہ ۳۱۳ بار درود پاک پڑھتا ہے اسے مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔جو شخص ۱۰۰ بار درود پاک پڑھتا ہے تو اس کے دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیا

جاتا ہے کہ یہ نفاق سے پاک ہے اور جہنم سے آزاد ہے
۔اسی لیے حضرت کافی فرماتے ہیں۔
کہ جو پڑھے گا صاحب لولاک کے اوپر درود
آگ سے محفوظ اسکا تن بدن رہ جائے گا
اللہ عزوجل سے دعا گو ہوں کہ ہمیں حضور ﷺ کی سچی محبت عطا فرمائے اور ہمیں کثیر درود پاک پڑھنے والوں میں شامل فرمائیں۔
آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اگر کتابت یا انداز سخن میں کوئی غلطی ہوئی تو معافی اور اصلاح کا طالب:۔

لیلیٰ کنیز فاطمہ قادری

بنت محمد جمال الدین شاہ بوکاروں جھارکھنڈ

علم اور علمِ دین کی فضیلت

ازقلم۔محمد شمشیر رضا قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیگر تمام مخلوقات پر جو سب سے بڑی نعمت عطا فرمائی ہے، وہ "علم" ہے۔علم ہی وہ چراغ ہے جو جہالت کے اندھیروں کو مٹا کر انسان کو شعور، بصیرت، فہم اور ہدایت کی روشنی عطا کرتا ہے۔

العِلمُ نُورٌ یضیءُ العقلَ والقلبَ
وَالجَهلُ نارٌ تَحرقُ الأملَ والحب

"علم ایک روشنی ہے جو عقل و دل کو منور کرتی ہے، جبکہ جہالت ایسی آگ ہے جو امید و محبت کو جلا دیتی ہے۔

"قرآنِ مجید کا آغاز ہی لفظ "اقرَأْ" "یعنی" پڑھ" سے ہوتا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام میں علم کا مقام کتنا بلند ہے۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ؟ (الزمر/9)

ایک اور مقام پر فرمایا:۔

يرْفَعِ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ (المجادلہ 11 :)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:۔

طَلَبُ العِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ (ابن ماجہ)

علم کی دو اقسام

(۱):۔علم دین۔یہ وہ علم ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ، اس کے احکام، نبی کریم ﷺ کی سنت، حلال و حرام اور اخلاقیات سے روشناس کراتا ہے۔

العلمُ فی الدِّینِ منجاۃٌ ورَحمۃٌ،
والجاهلُ بالدِّینِ فی ضَلالٍ وَسَقَمٍ"

دین کا علم نجات و رحمت ہے، جبکہ دین سے جاہل شخص گمراہی و بیماری میں ہے۔

یہ وہ علم ہے جس کے ذریعے انسان روشن ہوتا ہے۔

علم ہی کی بنا پر انسان کو خوبصورت جانا جاتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے۔

لیس الجمالُ بثوبٍ تُزَیِّنُنا...

إنّ الجمالَ جمالُ العلمِ والأدبِ۔

علم دین کے ذریعے انسان نہ صرف خود صراطِ مستقیم پر قائم رہتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی راہِ ہدایت دکھاتا ہے۔

علماء کی قدر و منزلت اللہ کے وہاں بہت بلند ہے:۔

فَضْلُ العَالِمِ عَلَى العَابِدِ كَفَضْلِ القَمَرِ عَلَى سَائِرِ الكَوَاكِبِ (ابوداؤد)

"عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی باقی ستاروں پر"

(۲):۔دنیاوی علم۔

یہ وہ علم ہے جو دنیاوی ترقی، سائنس، طب، انجینیئرنگ اور دیگر علوم پر مشتمل ہوتا ہے۔

العِلمُ سِلاحٌ لِمَن أَحسَنَ استِعمالَه،
وَسَبَبٌ لِلفَوزِ إن أُرِيدَ بِهِ وَجهُ الله"

"علم ایک ہتھیار ہے جو صحیح استعمال ہو تو کامیابی کا ذریعہ بنتا ہے، بشرطیکہ اس سے اللہ کی رضا مقصود ہو۔

"علم انسان کو عاجزی، عدل، محبت، تقویٰ اور حسنِ اخلاق سکھاتا ہے۔

تَعَلَّمْ، فَالعِلمُ زَينٌ لأهلِهِ،
وَفَخرٌ يُرفَعُ فَوقَ الرؤوسِ"

علم حاصل کرو، کہ یہ اہل علم کے لیے زینت ہے اور ایسی عزت ہے جو سروں کو بلند کرتی ہے۔

"آج کے دور میں دینی علم کو نظرانداز کیا جا رہا ہے، لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنی نسلوں کو دین کے نور سے منور کریں۔

العِلمُ دِينٌ، فانظُرْ عَمَّنْ تَأْخُذُ دِينَكَ
(امام مالک)

"علم دین ہے، لہٰذا دیکھو دین کس سے حاصل کر رہے ہو۔

علم، خواہ دینی ہو یا دنیاوی، انسان کی ترقی اور فلاح کی کنجی ہے۔

علم دین انسان کو اللہ کا قرب، تقویٰ اور ہدایت عطا کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم خود بھی علم حاصل کریں، اس پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیں۔۔

(از قلم محمد شمشیر رضا قادری
ابن مولانا مفتی الحاج محمد مسعود عالم مصباحی
بھاٹول۔رائی گنج، اتر دیناج پور۔مغربی بنگال



یہ شمارہ آپ کو کیسا لگا؟

"ماہنامہ المختار" ہماری اور ازہری آن لائن درس نظامی کورس میں پڑھنے والے طلبہ وطالبات کی ایک چھوٹی سی کوشش ہے۔ ہم اپنی اس کوشش میں کتنے کامیاب ہیں۔ براہ کرم ہمیں واٹسپ ایپ پر اپنی رائے سے مطلع کریں۔

یہ شمارہ بہت ہی کم وقت میں سامنے آیا ہے۔ اس لئے یقیناً کہیں نہ کہیں کچھ خامی رہ گئی ہوگی۔ اس شمارے میں اگر کوئی بات خلاف واقع یا قابل گرفت شائع ہو تو اہل علم اس کی جانب ہمیں متوجہ کریں۔ ہم آپ کے سراپا سپاس ہوں گے۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا (سورہ البقرہ 286)

ادارہ

9681746810

یوم آزادی بھارت

مسلمانوں کی قربانیاں، اسلامی تعلیمات اور نوجوانوں کی ذمہ داریاں

مولانا ذاکر رضا عطاری مراد آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

یوم آزادی بھارت ہر سال پندرہ اگست کو منایا جاتا ہے۔ یہ دن برطانوی غلامی سے نجات کا جشن ہے، جس میں لاکھوں ہندوستانیوں، خاص طور پر مسلمانوں نے اپنی جانوں اور مال کی قربانی دی۔ اس مضمون میں ہم مسلمانوں کی جدو جہد، اسلامی نقطہ نظر سے آزادی کی اہمیت، اور نوجوانوں پر عائد ذمہ داریوں کا علمی جائزہ لیں گے۔

مسلمانوں کی قربانیاں اور تاریخی جدو جہد

ہندوستان کی آزادی کی تحریک میں مسلمانوں کا کردار نہایت اہم اور قابل قدر رہا ہے۔ حضرت مولانا محمد علی جوہر، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا آزاد حسین جیسے علمائے کرام اور رہنماؤں نے ظلم کے خلاف بھرپور جدو جہد کی۔ برطانوی حکمرانوں کے ظلم کے خلاف مسلمانوں نے نہ صرف سیاسی بلکہ سماجی اور تعلیمی میدان میں بھی اپنا کردار ادا کیا۔

مسلمانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، جیلوں کی صعوبتیں برداشت کیں، اور آزادی کی راہ میں اپنی قربانیوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ تحریک پاکستان میں ان قربانیوں کی انتہا دیکھنے کو ملی، جس نے برصغیر کے مسلمانوں کو ایک آزاد وطن کا خواب دیا۔

آزادی کا مفہوم اور اسلامی تعلیمات:۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ"

(سورۃ الإسراء 70)

یہ آیت انسان کی عزت و وقار کی دلیل ہے، جس میں آزادی بھی شامل ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:۔ "الحرية هي ان لا يكون لك عبودية إلا لله وحده"

یعنی آزادی کا مطلب یہ ہے کہ بندگی صرف اللہ کے لیے ہو، اور کسی کی غلامی نہ ہو۔

اسلامی تعلیمات میں آزادی کا مطلب صرف ظاہری بندشوں سے نجات نہیں بلکہ انسان کی روحانی اور سماجی آزادی بھی ہے۔

آزادی کی حفاظت اور ذمہ داری:۔

آزادی کے ساتھ ذمہ داری آتی ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ "لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ" (سورۃ البقرۃ 256)

یہ آیت دینی آزادی کی ضمانت ہے، لیکن اس کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:۔

"لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ"

یعنی آزادی کا مطلب یہ نہیں کہ خود یا دوسروں کو نقصان پہنچایا جائے۔ آزادی کی حفاظت معاشرتی، اخلاقی، اور تعلیمی طور پر ذمہ داری کا تقاضا کرتی ہے۔

تاریخی واقعات اور قربانیاں

صحابہ کرام کی قربانیاں:۔جنگ بدر، احد اور خندق میں صحابہ کرام نے اللہ کی راہ میں جانیں دیں، جو آزادی کے لیے دی گئی عظیم قربانیوں کی پہلی مثال ہیں۔

آزادی کی تحریک میں مسلمانوں کا کردار:۔مولانا محمد علی جوہر، مولانا ابوالکلام آزاد اور دیگر نے سیاسی اور سماجی تحریکات کی قیادت کی۔

تحریک پاکستان:۔مسلمانوں نے ایک الگ وطن کے حصول کے لیے اپنے لہو سے مٹی کو سینچا۔

نوجوانوں کے لیے پیغام:۔

نوجوان ملک کے مستقبل کی بنیاد ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:۔"العلم خیر من المال، العلم یحرسك وأنت تحرس المال"

تعلیم، اخلاق، اور وطن سے محبت نوجوانوں کی ذمہ داری ہے تاکہ وہ اپنی آزادی کو محفوظ رکھ سکیں اور ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکیں۔

نتیجہ:۔

یوم آزادی ہمیں یاد دلاتا ہے کہ آزادی نعمت ہے، جس کے لیے قربانیاں دی گئی ہیں اور جس کی حفاظت ہر فرد کی ذمہ داری ہے۔اسلام میں آزادی کا مقام بلند ہے، اور ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی آزادی کو علم، ایمان، اور قربانی کے ساتھ سنواریں۔

مولانا ذاکر رضا عطاری بن الحاج صابر

ساکن:۔گاؤں کرن پور، ضلع مراد آباد (یو۔پی، بھارت)

نماز کی اہمیت اور فضیلت

فیضان رضا (سال اول)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ (اللہ پاک قرآن کریم میں فرماتا ہے) وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

ترجمہ کنز العرفان:۔اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ (۱) سورۃ بقرہ کی آیت 43 سننے کی سعادت حاصل کی اس آیتِ مقدسہ میں بھی بنی اسرائیل سے خطاب ہے۔اس سے پچھلی آیت میں انہیں ایمان قبول کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔یہاں انہیں 3/ نیک اعمال کا حکم دیا گیا۔ارشاد ہوا۔۔۔

(۱) پہلا حکم

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (پارہ/۱، البقرہ/ ۴۳)

ترجمہ:۔اور نماز قائم رکھو

(۲) دوسرا حکم

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ترجمہ:۔اور زکوٰۃ ادا کرو،

(۳) تیسرا حکم:۔وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

ترجمہ:۔اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

بنی اسرائیل کے لئے نسخۂ شفاء

مشہور مفسر قرآن حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس جگہ بڑی ایمان و افروز بات لکھی ۔ فرماتے ہیں علمائے .بنی اسرائیل تین بیماریوں میں گرفتار تھے (۱) پہلی بیماری ''خود پسندی'' جیسے قرآن کریم میں بھی بعض جگہ بتایا گیا ہے کہ یہ خود کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بتاتے تھے ۔ان کا ماننا تھا کہ ہم ہرگز جہنم میں نہیں جائیں گے اگر گئے بھی چند ہی دن رہیں گے وغیرہ یہ ان کی خود پسندی تھی ۔ جو اسے ایمان لانے سے روک رہی تھی ۔(۲) دوسری بیماری ''مال کی حرص'' ان لوگوں کو چونکہ نذرانے ملتے تھے لوگ انہیں عالم فاضل سمجھ کر ان کی خدمت کرتے تھے، اور انہیں معلوم تھا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سچے نبی ہیں ، پھر بھی انہیں ڈر تھا کہ نذرانے اور وظیفے بند ہو جائیں گے ۔اس لیئے یہ کلمہ نہیں پڑھتے تھے ۔(۳) تیسری بیماری ان کی یہ تھی کہ یہ لوگ ''حسد'' میں مبتلا تھے ۔یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام کے بعد سے نبوت بنی اسرائیل میں چلی آرہی تھی مگر جب حضور ﷺ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے اولاد میں پیدا ہوئے تو یہ لوگ ''حسد'' میں مبتلا ہو گئے کہ حضور ﷺ بنی اسرائیل میں تشریف کیوں نہیں لائے ۔اسی حسد کے آگ میں جل کر انہوں نے حضور ﷺ کے کلمہ پڑھنے اور حضور ﷺ کے غلامی میں آنے سے انکار کر دیا۔غرض کہ یہ تین بیماری بنی اسرائیل میں تھی جو اسے ایمان لانے اور حضور ﷺ کے غلامی میں آنے سے روک رہی تھی ۔ چنانچہ ان تین بیماریوں کے تین علاج تجویز کی گئی ۔ارشاد ہوا۔۔

(وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ) اور نماز قائم رکھو ! اس کی برکت سے تمہیں ''خود پسندی'' سے نجات مل جائے گی ۔یعنی جب تم سچے دل سے رب کریم کے حضور سر جھکاؤ گے سَر سجدے میں رکھ کر ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الاعلیٰ'' کہو گے تو اس کی برکت سے تمہارا غرور ٹوٹے گا، دل میں عاجزی آئے گی ، اور تمہیں خود پسندی کی آفات سے نجات مل جائے گی (وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ) اور زکوٰۃ ادا کرو! اس کی برکت سے مال کی محبت دل سے نکل جائے گی ۔(وَارْکَعُوْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ) اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو! یعنی باجماعت نماز پڑھو جب تم مسجد میں حاضر ہو کر دوسرے مسلمانوں کے ساتھ کھڑے ہو گے، جب دیکھو گے کہ۔۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

یعنی کوئی امیر ہو یا غریب ،کوئی سیٹھ ہو یا نوکر، کوئی حکمران ہو یا عام رعایا میں اس کا شمار ہو، کوئی وقت کا غوث ہو یا عام گنہگار بندہ ہو جب وہ سب ربِّ رحمٰن کے حضور حاضر ہو گئے تو سب ایک ہی صف میں کھڑے ہیں ، کسی کے لئے علٰحیدہ امتیازی مسند تیار نہیں کیا گیا کہ فلاں حضرت اس عظیم مسند پر سجدہ کریں گے اور غریب آدمی زمین پر سَر رکھے گا ایسا کوئی امتیاز نہیں ہے ۔ربِّ کریم کے حضور حاضری کا یہ عظیم اور عاجزی و انکساری بھرا منظر دیکھو گے اور اس میں شرکت کرو گے تو اس کی برکت سے تمہارے اندر کا حسد دم توڑ جائے گا۔لہٰذا۔۔۔اے

بنی اسرائیل یہ تین کام کرو (۱) نماز قائم کیا کرو، (۲) زکوٰۃ ادا کرو (۳) رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

اس بے مثال نسخۂ شفاء میں تمہاری تمام باطنی بیماریوں کا علاج ہے۔لہٰذا اپنی باطنی بیماریوں کا علاج کرو اور کلمہ پڑھ کر حضور ﷺ کے دامن کرم سے لپٹ جاؤ۔

پیارے اسلامی بھائیوں:۔آیت کریمہ میں ۳/حکم دیئے گئے ہیں۔یہ حکم صرف علماء بنی اسرائیل ہی کے لئے نہیں ہیں بلکہ ہمارے لئے بھی لازمی ہے کہ یہ تین نیک اعمال لازمی اپنائیں۔اس میں ہمارے ایمان کا تحفظ بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بہت سارے دنیوی و اخروی فوائد بھی ان نیک اعمال سے ملتے ہیں۔

آیئے ان نیک اعمال کی کچھ وضاحت اور ان کی برکتیں سنتے ہیں۔

پہلا عمل:۔جس کا یہاں حکم دیا گیا وہ ہے نماز قائم رکھو۔ ارشاد ہوا (وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ) اور نماز قائم رکھو۔اس جگہ پہلے تو نماز قائم رکھنے کا معنیٰ سمجھ لیجئے۔بہت سارے ایسے لوگ ہمارے معاشرے میں پائے جاتے ہیں جو معاذ اللہ شریعت اور طریقت کو علیحدہ علیحدہ کرتے ہیں۔نام تصوف کا لیتے ہیں اور انداز وہ اختیار کرتے ہیں جو منافقوں والے ہیں، ان نادان کو اگر نماز کی دعوت دی جائے تو کہتے ہیں۔ قرآن کریم نے نماز پڑھنے کا حکم ہی نہیں دیا قائم رکھنے کا حکم دیا ہے اور ہم قائم رکھے ہوئے ہیں (استغفر اللہ) نہ جانے قائم رکھنے سے یہ نادان کیا مراد لیتے ہیں۔جب نماز پڑھنی نہیں ہے تو نجانے کیسے قائم رکھنی ہے۔

وہ حضور ﷺ جن پر قرآن نازل ہوا آپ ﷺ تو ساری زندگی نماز پڑھتے رہے راتوں کو اتنا اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں مبارک میں سوجن آجاتی۔

نماز قائم رکھنے کا کیا معنی ہے؟

توجہ کے ساتھ سمجھ لیجئے! علمائے کرام فرماتے ہیں کہ نماز صحیح پڑھنا مثلاً نماز کے رُکوع، سجدے، قرآت، قیام، وغیرہ سب کچھ افعال بالکل اس طرح ادا کرنا جیسے پیارے آقا ﷺ نے سکھائے ہیں۔نماز ہمیشہ پڑھنا ، پانچوں نمازوں میں کوئی نماز ایک بھی قضا نہ کرنا، صحیح وقت پر نماز پڑھنا، نماز کی فکر کرنا، سفر میں ہوں یا گھر میں تندرستی ہو یا بیماری، ہر حال میں نماز پڑھنا، نماز قائم رکھنا ہے۔بلکہ صوفیائے کرام نے اس کی وضاحت یوں کی ہے کہ قلب اور قالب یعنی دل اور جسم کو اللہ پاک کی طرف متوجہ رکھ کر نماز پڑھنا نماز قائم رکھنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے۔جب وہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تو کس کے طرف دیکھ رہا ہے۔اے ابن آدم! یعنی اے آدمی کیا تو جس کے طرف دیکھ رہا ہے وہ مجھ سے بہتر کی طرف دیکھ رہا ہے میری طرف متوجہ ہو جاؤ میں اس سے بہتر ہوں جس کی طرف دیکھ رہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں بچپن میں دیکھی ہوئی ایک عبادت گزار خاتون مجھے اچھی طرح یاد ہے ۔حالت نماز میں بچھو نے 60/ڈنک مارے مگر ان کی حالت میں ذرا بھی فرق نہ آیا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے پوچھا کہ اماں اِس بچھو کو آپ نے ہٹایا کیوں نہیں ؟تو وہ خاتون جواب دیتی ہے صاحبزادے یہ کیسے مشکل ہوسکتا ہے کہ میں اپنے رب کی عبادت میں مشغول تھی میں اپنا کام کیسے کرسکتی ہوں ۔ سبحان اللہ! اللہ تعالی ہم تمام لوگوں کو بھی ایسی نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے :۔

وآخر دعوانا ان الحمد اللہ رب العالمین

محمد فیضان

(سال اول)رول نمبر ۲۰

★ ذکر اللہ کے فضائل اور اسکی اہمیت ★

از محمد منہاج عالم رضوی (سال اول)

بِسمِ اللہ الرّحمٰن الرّحیم

فَاذۡكُرُوۡنِىۡٓ اَذۡكُرۡكُمۡ وَاشۡكُرُوۡا لِىۡ وَلَا تَكۡفُرُوۡنِ

ترجمہ :۔تو تم مجھے یاد کرو (یعنی میرا ذکر کرو) میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔(پارہ 2 سورۃ البقرۃ آیت 152 تفسیر)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:۔تم میرا ذکر کرو۔ذکر کی تین اقسام ہیں یاد رکھیں! ذکر تین طرح کا ہوتا ہے (1) زبانی ذکر (2) قلبی ذکر (3) اعضاء بدن کے ساتھ ذکر

(1) زبانی ذکر میں تسبیح وتقدیس حمد وثناء توبہ واستغفار خطبہ ودعا اور نیکی کی دعوت وغیرہ شامل ہیں۔

(2) قلبی ذکر میں اللہ تعالی کی نعمتوں کو یاد کرنا اس کی عظمت وکبریائی اور اسکی عظیم قدرت کے دلائل میں غور کرنا داخل ہے نیز علماء کرام کا شرعی مسائل میں غور کرنا بھی اس میں داخل ہے۔

(3) اعضاء بدن کے ذکر سے مراد ہے کہ اپنے اعضاء سے اللہ تعالی کی نافرمانی نہ کی جائے بلکہ اعضاء کو اطاعت الہی کے کاموں میں استعمال کیا جائے۔

(تفسیر صراط الجنان وتفسیر نعیمی)

آیت کے اگلے حصے میں فرمایا گیا ذکر کہ تمہیں یاد کروں گا (یعنی میرا ذکر کروگے تو میں تمہارا ذکر کروں گا اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔یعنی اے لوگو! جب میں نے تم کو محض اپنے کرم سے بلا عمل اتنی نعمتیں عطا فرمائیں تو تم بھی دو کام کرو۔

(1) میرا ذکر کرو۔

(2) میری نعمتوں کا شکر ادا کرو۔

اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ میرے ذکر سے عالم (یعنی دنیا ولوگوں) میں تمہارا چرچا ہوگا اور شکر سے تمہاری نعمتیں بڑھیں گی ناشکری نہ کرنا کہ اس میں نعمت کے چھن جانے کا خطرہ ہے تم مجھے اطاعت سے یاد کرو میں تمہیں رحمت سے یاد کروں گا (جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اے لوگو! تم میری اطاعت کے ساتھ مجھے یاد کرو

میں اپنی مغفرت (ورحمت) کے ساتھ تمہیں یاد کروں گا۔ (تفسیر درمنثور)

تم مجھے دعا سے یاد کرو میں تمہیں عطاء سے یاد کروں گا۔تم مجھے ثناء اور اطاعت سے یاد کرو میں تمہیں ثناء اور نعمت سے یاد کروں گا۔تم مجھے دنیا میں یاد کرو میں تمہیں آخرت میں یاد کروں گا تم مجھے آبادی اور مکانوں میں یاد کرو میں تمہیں جنگلوں اور وحشت کے میدانوں میں یاد کروں گا۔تم مجھے راحت میں یاد کرو میں تمہیں بلاؤ مصیبت میں یاد کروں گا تم مجھے مجاہدہ سے یاد کرو میں تمہیں ہدایت سے یاد کروں گا تم مجھے صدق واخلاص سے یاد کرو میں تمہیں خلاصی (چھٹکارا) اور اختصاص سے یاد کروں گا۔ تم مجھے زندگی میں ربوبیت سے یاد کرو میں تمہیں مرتے وقت عبودیت سے یاد کروں گا۔تم کہو یاربی میں کہوں گا یا عبدی (یعنی ہاں میرے بندے) تم کہو میں گنہگار ہوں میں کہوں گا میں غفار ہوں (تفسیر نعیمی)

قارئین کرام قرآن پاک کی اس آیت میں ذکر اور شکر کا ذکر ہے تو اس حوالے سے چند احادیث مبارکہ ذکر اور شکر کے فضائل سے متعلق ملاحظہ فرمائیں ذکر اور شکر کے فضائل سے متعلق احادیث مبارکہ

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوتا ہوں جو وہ مجھ سے کرتا ہے اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں اسے تنہا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر کسی مجمع میں کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجمع میں (یعنی فرشتوں کے سامنے) اس کا ذکر کرتا ہوں اگر وہ ایک بالشت مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے تو میری رحمت اس کے پاس دوڑتی ہوئی آتی ہے (صحیح بخاری کتاب التوحید)

(1) حضرت سیدنا ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے (صحیح بخاری کتاب الدعوات)

(2) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالی کے نزدیک قیامت کے دن کس کا درجہ (یعنی مرتبہ) بڑا ہوگا؟ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کثرت سے اللہ تعالی کا ذکر کرنے والوں کا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیا اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی سے بھی آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ اپنی تلوار کفار ومشرکین پر چلائے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے اور یہ خون آلود ہو جائے تو بھی اللہ تعالی کو یاد کرنے والوں کا درجہ بڑا ہے (ترمذی شریف)

(3) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور

نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطان اپنا منہ انسان کے دل کے ساتھ لگائے رہتا ہے یعنی اس میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے لیکن جب انسان اللہ کا ذکر کرنے لگتا ہے تو وہ دور ہٹ جاتا ہے اور اگر انسان اللہ کا ذکر کرنا بھول جائے تو شیطان اس کے دل کو لقمہ بنا لیتا ہے (الترغیب والترہیب)

(4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے اے ابن آدم جب تو میرا ذکر کرتا ہے تو تو میرا شکر ادا کرتا ہے اور جب تو مجھے بھول جاتا ہے تو تو میری ناشکری کرتا ہے (تفسیر در منثور)

(5) امام ابن ابی الدنیا نے حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: فرماتے ہیں: ۔دنیا میں تمہیں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی اگر تم اس کا شکر ادا کرو گے (تفسیر در منثور)

(6) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانا کھا کر اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے والے کے لیے روزہ رکھ کر صبر کرنے والے کی مثل اجر ہے (تفسیر در منثور)

حکایت: ۔حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا: ۔جب تم ذکر کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔اس لیے کہ اگر تم عالم دین ہو تو تجھے تیرا علم نفع دے گا۔ اور اگر تو جاہل ہے تو تجھے وہ تعلیم دیں گے اگر ان پر اللہ تعالی کی رحمت برسے گی تو تجھے بھی اس سے حصہ نصیب ہوگا۔اور اگر تمہارا گزر ایسی قوم سے ہو جو ذکر الہی سے محروم ہیں۔تو ان کے پاس نہ بیٹھنا اگر تم عالم دین ہو تو تیرا علم اس سے نفع نہ دے گا۔ اگر تم جاہل ہو تو الٹا اس کی صحبت سے تمہارے جہل اور گمراہی میں اضافہ ہوگا بلکہ جب ایسے لوگوں پر اللہ تعالی کا غضب ہوگا تو تم بھی ان کے ساتھ بیٹھنے سے مارے جاؤ گے (تفسیر روح البیان)

یا اللہ ہمیں کثرت کے ساتھ ذکر کرنے اور ہمیشہ تیری نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔اور ہمیں نافرمانی کے کاموں سے محفوظ فرما۔آمین ثم آمین یا رب العالمین

محمد منہاج عالم رضوی

سال اول بوکارو جھارکھنڈ

یوم آزادی کے متعلق کچھ چند باتیں

از عشرت جہاں (سال اول) کمرہٹی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غلامی میں جینا کسی انسان کے لئے نہیں ہے اس لئے ہم غلامی کے خلاف لڑتے رہے ۹۰ر سال کی جنگ کے بعد ہندوستان میں ۱۸۵۷ء سے لیکر ۱۹۴۷ء تک ۹۰ر سال کی عظیم جنگ کے بعد بڑی محنتوں کے بعد یہ لہراتا ہوا چمن ہمیں دکھ رہا ہے۔ اور ہندوستان کی اس آزادی میں ۱۰۰ر اور ۲۰۰ر کا نہیں بلکہ ہزاروں کا خون پیا ہے۔ اور ان سبھوں کی قربانیوں کے بعد یہ پرچم سر بلند ہوا ہندوستان کا۔

میرے عزیزوں! اس آزادی کو برقرار رکھنا ہر ہندوستانی کا حق ہے۔ دوبارہ ہندوستان کسی کی غلامی میں نہ جائے اس کا احد ہم ہر سال کرتے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایک دوسو سالہ غلامی کی زندگی جینے کے بعد ہندوستان پر دوبارہ ایسی نوبت نہ آئے پھر ہمارے درمیان کچھ لوگ حکومت کریں اور کچھ لوگ غلامی کریں ہم یہ کبھی نہیں چاہیں گے کیونکہ ہندوستان ایک آزاد ملک ہے۔ ایک جمہوریت کو یہاں سب سے بڑا مرتبہ دیا گیا ہے جس کو ہم (Democracy) کہتے ہیں۔

یہ ڈیموکریسی ہے کیا؟

یہ لوگوں سے لوگوں کے لئے ہیں۔ تو جب تک یہ رہے گا انشاء اللہ ہندوستان میں امن وامان زندہ رہے گا۔ ہندستان کے وقار کے لئے جو کچھ بھی بن سکے گا ہم کرنے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ ہندستان کی چیزیں حاصل کر لینا جیسے آج اناج تو ہمیں اسی مٹی سے ملتی ہے آپ کا پانی جو روز استعمال کرتے ہیں اسی ہندستان کا ہے۔ اسی کے زمین سے مل رہی ہے۔ ایسا تو نہیں ہے کہ ہم ہندستان میں رہ کر امریکہ کا پانی استعمال کر رہے ہیں۔ جب ہم یہیں کا پانی پی رہے ہیں اور یہیں کا اناج کھا رہے ہیں تو کیا ہم ہندستان کو جانے سے پہلے کچھ دے کر جائیں یہ جذبات ہر ایک نوجوان کے سینے میں ہونی چاہیئے۔ میں بھی ہندوستان کی ترقی میں اپنا کچھ حصّہ دے کر جاؤں جیسے ہمارے باپ داداؤں نے پرکھوں نے دیا ہے، بڑے بڑوں نے دیا ہے، جنہوں نے بھی اس ہندستان کو سوارنے میں بچانے میں یوگدان دیا ہے۔
اسی طرح ہر مسلمان ہر ہندستانی شہری کو چاہئے کہ یہ عظیم یوگدان کرنا چاہیئے کہ ہم ہندستان کی مٹی میں رہ کر اور یہیں کا کھا پی کر چلا جاؤں یہ اچھی بات ن ہیں بلکہ ہندستان کی ترقی میں اپنا جو کچھ یوگدان ہو سکے وہ کر کے جائیں۔

آنے والے دنوں میں ہندستان کی سائنس کو (Tecnoligy) کو آسمان تک پہچاؤں، آج جو تاج محل یاد کیا جاتا ہے اس لئے کہ ہندوستان کی ترقی کے لئے اور ہندوستان کا سر اونچا کرنے کے لئے بادشاہوں نے لال قلعہ دیا ہے، قطب منار دیا ہے، تاج محل دیا ہے، اور بھی بہت ساری ایسی چیزیں ہیں جو ہندوستان کا سر بلند کرنے کے لئے کافی ہے۔ یہ ہندوستان کی ترقی کی

نشانی ہے جو ہندوستان میں رہنے والوں نے ترقی کے لئے دیا ہے۔اسی طرح سے ہندوستان کی ترقی کے لئے اپنا حصّہ دے کر ضرور جائیں۔(Air Plane) کسی نے بنایا آج بھی یاد کیا جاتا ہے،(Teliphone) کسی نے بنایا آج بھی یاد کیا جاتا ہے۔ایسے ہی کچھ ایجادات کرنے والے ہندوستان میں موجود ہونا چاہیئے ہر دور میں۔تاکہ وہ ہندوستان کا ستارہ بن کر چمکے یا ہندوستان کا ستارہ بنے ہمیشہ یاد رکھا جائے ایسا کچھ کام کریں۔

علامہ ڈاکٹر اقبال یوں کہتے ہیں:۔

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہیں ہندوستاں ہمارا

”میرے نبی کا فرمان ہے کہ جس دیش میں رہو اس دیش سے محبت کرو۔“

میں کیسے نہ کروں اس دیش اس ملک سے محبت یہ میرے دین کا حصّہ ہے۔کبھی کوئی مسلمان خوف نہیں کھاتا تھا اس لئے کہ 1947ء کی جو آزادی کی جنگ ہے اس میں آپ دیکھیں گے تاریخ بتائی جاتی ہے کہ اس جنگ میں ایک لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کی شہادت ہوئی اور تقریباً 1857ء سے اگر میں گناؤں تیس ہزار سے زائد علماء ایسے ہیں جنکو درختوں پر پھانسی پر لٹکایا تھا انگریزوں نے۔

ہم نے وطن کے واسطے کیا کیا نہیں کیا
اور آپ کہہ رہے ہیں کیا کیا نہیں کیا
ارے دھوکا وفا کی راہ میں کھائے ہیں ہم ضرور
لیکن کسی کے ساتھ میں دھوکہ نہیں کیا
اور ہم نے گزار دی اس فکر میں زندگی
لیکن کسی ضمیر کا سودا نہیں کیا

جلی ہوئی چمڑی پر انگریز نمک چھڑکتے تھے تو کیا کفایت علی کی اس تکلیف کے بعد انگریزوں نے اس دھرتی سے معاف کر دیا نہیں آٹھ دن کے بعد چوراہے پر لا کر کفایت علی کو پھانسی پر چڑھایا اور جس وقت عالم ربّانی کو پھانسی پر چڑھا رہے تھے تو پوچھا گیا تمہاری آخری کوئی خواہش ہے تو کفایت علی نے کہا تھا ہاں میری ایک ہی خواہش ہے ایک بار مرنے سے پہلے نعت مصطفیٰ پڑھ لوں اور پڑھ کر کے سنایا لوگوں کو۔

کوئی گل باقی رہے گا نہ چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ کا دین حسن رہ جائے گا
ہم صفیر و باغ میں ہے کوئی دم کا چہچہا
بلبلیں اڑ جائیں گی سونا چمن رہ جائے گا
نامِ شاہانِ جہاں مٹ جائیں گے لیکن یہاں
حشر تک نام و نشانِ پنجتن رہ جائے گا
سب فنا ہو جائیں گے کافیؔ و لیکن حشر تک
نعت حضرت کا زبانوں پر سخن رہ جائے گا
(شہید جنگ آزادی 1857ء کفایت علی کافیؔ)

عشرت جہاں (سال اول) کرمٹی

اپیل برائے تعاون

(عظیم صدقۂ جاریہ کا موقع)

RAZA ACADEMY KOLKATA

مکرمی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سلام مسنون!

امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ "ازہری آن لائن درس نظامی کورس" میں اس وقت تقریباً ۵۰۔ایسی بچیاں زیرِ تعلیم ہیں جو غربت کی وجہ سے ہر مہینے کی فیس ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ لیکن یہ بچیاں علمِ دین حاصل کرنے کا پختہ ارادہ رکھتی ہیں اور بڑی محنت سے پڑھ رہی ہیں۔ ایک طالبہ کی ماہانہ فیس: صرف ۱۰۰۰۔روپے

آپ چاہیں تو مکمل یا جزوی (کچھ بھی) رقم کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں۔ ہر روپیہ اہم ہے! اور آپ کا دیا ہوا ہر حصہ صدقۂ جاریہ ہے۔

جان لیں کہ "وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللهِ" جو نیکی تم آگے بھیجو گے، اسے اللہ کے ہاں پاؤ گے۔

"اور فقہائے کرام فرماتے ہیں: علم دین حاصل کرنے میں مدد دینا ایسا صدقہ ہے جس کا اجر مسلسل جاری رہتا ہے۔

اس لیے آیئے! ان طالبات کی فیس میں دل کھول کر تعاون کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مال، صحت اور نسل میں برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

جزاکم اللہ خیراً کثیراً

نوٹ

رقم جمع کرنے کے بعد اس کا اسکرین شاٹ گروپ میں یا دیے گئے نمبر پر واٹس ایپ کریں اور رسید وصول کر لیں!

ادائیگی کے ذرائع

PhonePe / Google Pay / Paytm
6289043991
UPI ID: 6289043991@ptaxis

BANKING ACCOUNT

Account Holder	AZHARI ONLINE DARS-E-NIZAMI COURSE
Account No	925020008058715
Bank	Axis Bank
Branch Name	Dakshineswar
IFSC Code	UTIB0001507

AZHARI ONLINE
DARS-E-NIZAMI COURSE

واٹس ایپ نمبر
6289043991

ازہری آن لائن درس نظامی
(عالمیت فضیلت افتاء مبلغۃ) کورس

Since:2020

آغاز ۲۰۲۰ء

گزشتہ ۵۔ سالوں سے آن لائن درس وتدریس میں مصروف عمل



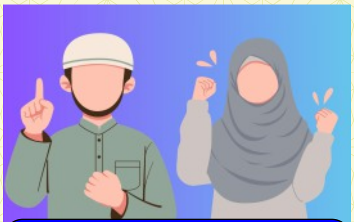


أزہری آن لائن درس نظامی کورس

(عالمیت فضیلت افتاء مبلغہ)

Raza Academy Kolkata

65/1 Dasu Babu Bagan , Kamarhati , Kolkata, 700058



Male and Female

خواتین وحضرات کے لیے عظیم خوش خبری

عالم دین بننے کا سنہرا موقع

Admission Open

Online آن لائن

4 سالہ عالم / عالمہ کورس

فی الوقت صرف سالِ اول میں داخلے جاری ہیں۔

سالِ اول

کلاس کا وقت: رات ۸:۳۰ سے ۹:۳۰ بجے تک

صرف جمعہ کے دن کلاس نہیں ہوگی۔

سال اول کے کلاس کا مکمل ریکارڈ بھی طلبہ وطالبات کو مہیا کیا جائے گا۔

داخلہ فیس: ۱۵۰۰/روپے ماہانہ فیس: ۱۰۰۰/روپے

شرائط داخلہ

درس نظامی کے لیے اردو کا پڑھنا، لکھنا واملانویسی شرط ہے

خصوصیات

ششماہی اور سالانہ امتحان (آن لائن)

ہر سال پاس ہونے پر سرٹیفکیٹ۔

درس گاہی نظم ونسق کو برقرار رکھنے کے لیے محدود طلبہ کا داخلہ۔

کلاس بذریعہ۔ Google Meet

داخلے کی آخری تاریخ: ۵/اگست ۲۰۲۵ء بروز منگل

آغاز کلاس: ۶/اگست ۲۰۲۵ء بروز بدھ

کاروباری حضرات یا اسکول وکالج میں پڑھنے والے طلبا وطالبات اپنی دیگر مصروفیات کو جاری رکھتے ہوئے اپنی سہولت کے مطابق، یا ایسے لوگ جو اپنے بچوں اور بچیوں کو سفر کرنے اور گھر سے دور رکھنے سے بچانا چاہتے ہیں، وہ اس چار سالہ آن لائن درس نظامی (عالمیت) کورس داخلہ کرواسکتے ہیں۔

رضا اکیڈمی کولکاتا و أزہری آن لائن درس نظامی کورس کی جانب سے معلمات وطالبات کے لیے خوشخبری

آن لائن — کیلی گرافی کورس

GIRLS ONLY

اس کورس میں معلمات وطالبات کو کیلی گرافی کے فن سے آراستہ وپیراستہ کیا جائے گا۔

آغاز: ۵/اگست ۲۰۲۵ء بروز منگل

آن لائن — فن تقریر کورس

GIRLS ONLY

اس کورس میں معلمات وطالبات کو فن تقریر کے بنیادی اصول، آداب مجلس اور خطابت کے مختلف انداز سکھائے جائیں گے۔

آغاز: ۵/اگست ۲۰۲۵ء بروز منگل

آن لائن — نعت کورس

GIRLS ONLY

اس کورس میں خواتین وطالبات کو نعت پڑھنے کے بنیادی اصول، آداب مجلس اور نعت پڑھنے کے مختلف انداز سکھائے جائیں گے۔

آغاز: ۶/اگست ۲۰۲۵ء بروز بدھ

۳۔ ماہ کے مکمل کورس کی فیس رعایت کے ساتھ صرف 800 روپے

نوٹ: بوقت داخلہ مکمل فیس پیشگی ادا کرنا لازم ہے۔

Admission Open

For Admission:+919681746810 (WhatsApp)

برائے رابطہ: (WhatsApp Only)

محمد توقیر المصطفی رضوی أزہری (فاضل جامعۃ أزہر قاہرۃ مصر)

رکن رضا اکیڈمی کولکاتا وسابق جنرل سکریٹری انڈین اسٹوڈنٹ یونین قاہرہ، مصر

+91 9681746810
+20 1552467861